

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا . وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ .

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔



فتاوی مظہریہ کے بارے میں ساجد خان دیوبندی کے جھوٹ، بہتان، فریب کاری اور خیانت کی نقاب کشائی

دیوبندیوں کے نام نہاد محقق ساجد خان دیوبندی کہتا ہے کہ

"بجائے یہ کے ان اشعار سے اپنی براءت کا اظہار کیا جاتا **انہوں نے ان اشعار کے دفاع میں کیا بکواس کی**، یہ میرے پاس، میرے پاس، یہ میرے پاس مفتی مظہر اللہ دہلوی بریلویوں کا مفتی اعظم ہے، اس کی کتاب فتاوٰی مظہریہ، فتاوٰی مظہریہ اس وقت میرے ساتھ ہے اس کا صفحہ نمبر ۳۸۷ ہے آپ ملاحظہ فرمائیں...... **یہ اشعار جب جواب کے لئے اس مفتی کے پاس گے** کہ یاروں احمد رضا خان نے ام المومنین کی شان میں ایسی بکواس کی ہے دیوبندی اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ کی رائے اس کے بارے میں کیا ہے؟ تو یہ مولوی احمد رضا خان کا چیلہ، اس کا مرید لکھتا ہے اس کے مسلک کا مفتی لکھتا ہے کہ **فرض کیجیے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی یعنی تم فرض کرلو کہ اماں عائشہ کی شان میں احمد رضا خان نے یہ بکواس کی ہے اور اماں عائشہ اس بکواس پر معاف**

بھی نہ کریں تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ یہ معاملہ ایک خطا کار بچے کا اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے

......اور آخری بات فتویٰ مظہریہ کے اندر جو اصولی بات ہے کہ اگر بالفرض ام المومنین کی شان میں گستاخی کی بھی گئی ہے تو یہ ایک مشفقہ ماں اور اس کے بیٹے کا مسئلہ ہے مسلمانوں کو اس کے بیچ میں نہیں آنا چاہیے......الخ۔ (ساجد خان دیوبندی کی ویڈیو)۔

ساجد خان دیوبندی کا پہلا صریح جھوٹ اور دھوکا

ساجد خان دیوبندی نے مفتی شاہ مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر جھوٹ بولتے ہوئے یہ کہا کہ

''انہوں نے ان اشعار کے دفاع میں کیا بکواس کی...... یہ اشعار جب جواب کے لئے اس مفتی کے پاس گے......(ساجد خان)

ساجد خان دیوبندی نے عوام الناس کو دھوکا دیا، حوالہ پیش کرنے میں خیانت کی اور صریح جھوٹ بولا جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جس فتویٰ کی ساجد خان بات کر رہا ہے وہاں مفتی شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے اشعار کے متعلق سوال ہی نہیں کیا گیا تھا بلکہ اشاعتی غلطی پر توبہ کے بارے میں سوال ہوا تھا۔

لیجئے ذرا سائل کا سوال اول تا آخر ملاحظہ کیجیے۔

لیجیے فتاویٰ مظہریہ میں سائل کا وہ سوال ملاحظہ کیجیے اور آپ خود پڑھ کر دیکھ لیجیے کہ یہاں اشعار کے بارے میں سوال ہے یا کہ اشاعتی غلطی پر توبہ کے بعد اس کی توبہ اور اس کی اقتداء میں نماز یعنی اس کی امامت کا سوال کیا گیا۔

''**سوال نمبر ۲۵۸**) حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ پر حضرت سیدنا ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی مدحت میں جو قصیدہ چھپا ہے اس کی تمہید میں سات اشعار ان گیارہ کافرہ مشرکہ دلہنوں کے متعلق ہین جن کا ذکر بخاری شریف، ترمذی شریف، مسلم شریف، نسائی شریف وغیرہ کتب حدیث کی حدیث میں صحیح مرفوع متصل میں ہے۔

یہ اشعار ناقل یا کاتب کی غلطی سے بے موقع چھپ گئے ہیں اس بے ترتیبی کو آڑ بنا کر ان اشعار کو معاذ اللہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بتا کر مولوی محبوب علی خان کو جو اس حصہ دیوان [یعنی حدائق بخشش حصہ سوم] کے شائع کنندہ ہیں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کا مرتکب ٹھہرایا جا رہا ہے ۔ مولوی محبوب علی خان کو جب اس غلطی پر اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس غلطی سے کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی چناں چہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو ان کا توبہ نامہ شائع ہو گیا، اس پر یہ اعلان بھی شائع کر دیا کہ فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوالیا ہے جس میں سات شعروں کو بالکل ہی نکال دیا ہے جن صاحب کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو وہ مہربانی فرما کر صفحات ۳۷، ۳۸ والا ورق کر فقیر کے پاس بھیج دیں اور یہ صحیح چھپا ہوا واپس لے لیں ۔

اس توبہ اور اعلان کے بعد مسلمانان اہل سنت کو ان کا توبہ نامہ قبول کر لینا اور ان پر طعن و تشنیع سے پرہیز کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کی اقتداء میں سنی مسلمانوں کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں

فقط بینوا وتو جروا۔ مستفتی مصلیان جامع مسجد مدن پورہ بمبئی نمبر ۸۔ (فتاوی مظہریہ ۳۸۶، ۳۸۷)

مسلمانوں انصاف سے فیصلہ کرو

خدارا انصاف سے فیصلہ کیجیے کہ اس سوال میں سائل نے اشعار کے بارے میں فتوی پوچھا ہے یا کہ [بقول سائل] ناقل یا کاتب کی غلطی سے جو اشعار بے موقع چھپ گئے ہیں، اور اشاعتی خطا پر مولانا محبوب علی خان نے جو توبہ کر لی تھی اس توبہ ، اور ان کی اقتداء میں نماز کے بارے میں سوال کیا؟

فتاوی مظہریہ میں موجود سائل کے یہ الفاظ دوبارہ پڑھ لیجیے ''اس توبہ اور اعلان کے بعد مسلمانان اہل سنت کو ان کا توبہ نامہ قبول کر لینا اور ان پر طعن و تشنیع سے پرہیز کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کی اقتداء میں سنی مسلمانوں کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں فقط بینوا وتو جروا''

لا الہ الا اللہ! انصاف کیجیے یہاں تو سرے سے اشعار کے بارے میں سوال ہی نہیں ہیں لیکن ساجد خان دیوبندی جھوٹ

بولتے ہوئے عوام الناس کو دھوکا دیتے ہوئے یوں بہتان باندھتا ہے کہ "**یہ اشعار جب جواب کے لئے اس مفتی کے پاس گے**" لہذا ساجد خان دیوبندی کے اس جھوٹ پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔

"لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ . جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دھوکا دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا

ساجد خان دیوبندی کا دوسرا صریح جھوٹ اور دھوکا

ساجد خان دیوبندی نے کہا ہے کہ "**یہ اشعار جب جواب کے لئے اس مفتی کے پاس گے**.....تو یہ مولوی احمد رضا خان کا چیلہ ،**اس کا مرید لکھتا ہے اس کے مسلک کا مفتی لکھتا ہے** فرض کیجیے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی یعنی تم فرض کرلو کہ اماں عائشہ کی شان میں احمد رضا خان نے یہ بکواس کی ہے اور **اماں عائشہ اس بکواس پر معاف بھی نہ کریں** تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ یہ معاملہ ایک خطا کار بچے کا اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے۔ **(ساجد خان)**

ساجد خان دیوبندی نے یہاں بھی جھوٹ، فریب کاری اور بدترین خیانت سے کام لیا۔ ہم پہلے بتا چکے کہ یہاں اشعار کی بات سرے سے ہے ہی نہیں بلکہ سائل نے جو یہ پوچھا تھا کہ اشاعتی خطا پر مولانا محبوب علی خان نے جو توبہ کرلی ہے "**اس توبہ اور اعلان کے بعد مسلمانان اہل سنت کو ان کا توبہ نامہ قبول کرلینا اور ان پر طعن و تشنیع سے پرہیز کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کی اقتداء میں سنی مسلمانوں کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں** فقط بینوا و توجروا۔

تو مفتی شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ یہاں اس اشاعتی غلطی ہی کے بارے میں یہ فرمارہے ہیں کہ

"اس معمولی غلطی کو جو شرعاً قابل گرفت بھی نہیں ،ان کی ذات کریمہ معاف نہ فرمائے گی اور فرض کیجیے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ کہ یہ معاملہ ایک خطا کار بچہ کا اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے"

(فتاویٰ مظہریہ ۳۸۸)

اور تمام اہل علم تو کیا عام قاری بھی جانتا ہے کہ ایسی غلطی شرعاً ہرگز قابل گرفت نہیں ہوتی۔تو خدارا انصاف کیجیے یہاں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کسی گستاخی یا بکواس کو معمولی غلطی نہیں کہا جا رہا بلکہ اشاعتی غلطی کو معمولی غلطی کہا گیا۔ لیکن خائن دیوبندی ساجد خان نے اپنے بڑے خائن وکذاب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے طریقہ خبیثیہ پر عمل کرتے ہوئے ایسے بکواس کیے۔ کیونکہ اس نے بھی مطالعہ بریلویت میں یہی کارنامہ سرانجام دیکر دنیا وآخرت خراب کی۔

ساجد خان اور تمام دیوبندی ذریت کو چیلنج

ساجد خان دیوبندی نے اپنے بیان میں بدترین جھوٹ مفتی شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے لکھا

"اماں عائشہ اس بکواس پر معاف بھی نہ کریں......"

ہم نہ صرف ساجد خان دیوبندی بلکہ تمام دیوبندی ذریت کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو "فتاویٰ مظہریہ کے اس حوالے سے یہ خط کشیدہ الفاظ نکال کر دیکھا دے۔ اور اگر نہ دیکھا سکیں اور ہرگز ہرگز نہ دیکھا سکیں گے تو ہم یہی کہتے ہیں کہ ایسے جھوٹوں پر ہزار بار لعنت۔

لَعۡنَتُ اللهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ . جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ ساجد خان دیوبندی نے جھوٹ، خیانت ودھوکا دہی سے کام لیا، فتاویٰ مظہریہ کی بات کو سیاق وسباق سے ہٹ کر اپنے من گھڑت الفاظ کے ساتھ پیش کیا تو اس کے بعد اس نے جو دیگر بکواس کی ہے اس کی کچھ حقیقت باقی نہیں رہ جاتی۔ یہ تمام بیہودہ حرکتیں دیوبندی حضرات محض ایک جاہل دیوبندی تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ جنید جمشید تبلیغی کے دفاع میں کر رہے ہیں۔

اور دیوبندیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کیلئے جھوٹے اور ناجائز حربے استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندی اپنے وہابیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "

"مگر افسوس کہ آج کل عام اہل علم اور مصلحین [مخاطب وہابی ہیں] نے ان اصولوں کو نظر انداز کر دیا، صرف جدال میں اور غیر مشروط انداز سے مشغول ہوگئے کہ اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے جھوٹے، سچے، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کرلیا، جس کے نتیجہ میں جنگ وجدال کا بازار تو گرم ہو گیا مگر اصلاحِ خلق کا کوئی پہلو نہ نکلا۔

(وحدت امت ص ۱۹، ۲۰ مکتبہ خدام القرآن لاہور)

دیوبندی مفتی نعیم کے فتوے سے ساجد خان فتنہ گروفسادی

دیوبندی مفتی نعیم نے جنید جمشید کی توبہ کے بارے میں کہا کہ "جب ایک آدمی نے معافی مانگ لی......**تو اب اس کے بعد کوئی یہ باتیں کررہا ہے، دھرنے دے رہا ہے...... ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فتنہ پھیلارہا ہے**......اور "**فتنہ پیدا کرنا یہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔**" (مفتی نعیم کا ویڈیو بیان)

دیوبندی مفتی نعیم کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ توبہ کے بعد اگر کوئی شخص اُس پر پھر بھی تنقید کرے، یا اس کے معاملے کو اچھالے تو دیوبندی مفتی نعیم کے مطابق ایسا شخص یا گروہ فتنہ گروفسادی ہیں۔

اب ہم کہتے ہیں کہ حدائق بخشش سوم کی اشاعی غلطی سے مولانا محمد محبوب علی قادری لکھنوی صاحب" نے تو توبہ کر لی تھی ۔لیکن اس توبہ ومعافی کے باوجود ساجد خان دیوبندی نے اس معاملے کو اچھالا تو اب یہ صاحب اپنے دیوبندی مفتی نعیم کے فتوے سے فتنہ گروفسادی ٹھہرا اور فتنہ پیدا کرنا قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔

لہذا ایسے دیوبندیوں سے ہم کہتے ہیں کہ زمین پر فساد نہ کرو، اور یہ جو تم کہتے ہو کہ ہم اصلاح کررہے ہیں یہ اصلاح نہیں بلکہ فساد ہے۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے کفار کے بارے میں بھی قرآن میں یہی ارشاد فرمایا کہ

"وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ۔ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ ہُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَ لٰکِنۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ ۔ اور جو اُن سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں"(البقرۃ آیت ۱۱، ۱۲)

قصیدہ اُم زرعہ والے اشعار میں کاتب یا پریس والے سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدیل وتغیر ظہور میں آئی۔

باقی ساجد خان دیوبندی نے حدائق بخشش سوم کے نام سے جن اشعار کا ذکر کیا ہے وہاں بھی خیانت سے کام لیا، اور خواہ مخواہ کے بہتان باندھے ایسے تمام بہتانوں کا مکمل ردمولانا محمد عزیز الرحمٰن بہاوٗپوری کی ترتیب کتاب ''فیصلہ مقدسہ'' اور اسی فتاوی مظہریہ میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ پھر ان اشعار کے بارے میں تحقیق یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ کے نہیں ہیں، اور جو اشعار پیش کیئے جار ہے ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہیں بلکہ ام زرعہ کے بارے میں تھے، جو اشاعتی غلطی سے بے ترتیب شائع ہو گے تھے۔

لیکن اس لغزش پر بھی مولانا محبوب علی خان نے کھلے عام توبہ کا اعلان کیا، متعدد بار توبہ کو شائع کیا۔ (فیصلہ مقدسہ)

خود اسی فتاوی مظہریہ میں اس کی وضاحت اس طرح موجود ہے کہ

''قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُم زرعہ والے مصنف حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، پُرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے، **لیکن اُمّ زرعہ والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا**، ان سات شعروں کے کے تین حصہ کرکے ہر حصہ پر لفظ **علیحدہ** جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ **ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا**، جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی بنا پر اپنے مقام (پٹیالہ) پر اس کا بندوبست نہ کر سکا، ناچار نابھہ سٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا (اس مقام پر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنی مجبوریوں کا بیان کیا ہے)

پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہوگی، ناچار یہ شرط بھی منظور کی اور اس کے سپرد کردیا، **اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بدمذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم وتاخیر اور تبدیل وتغیر ظہور میں آئی**، بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہو جائے گی، **لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا**، غرض اس میں جو تساہل مجھ سے ہوا

،اس پر ہی اپنی غفلت اور غلطی پر خدا تعالٰی کے حضور میں معافی چاہتا ہوں، وہ غفور رحیم مجھے معاف فرمائے۔ (ماہنامہ سُنی، لکھنؤ، ص ۱۷)

(مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳)

ضروری اعلان

پھر یہ اعلان بھی شائع کیا

"حدائق بخشش حصہ سوم ص ۳۷ و ص ۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے، اس غلطی سے بار بار توبہ فقیر شائع کر چکا ہے، خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں، آمین ثم آمین! اور سنی مسلمان بھائی خدا اور رسول کے لئے معاف فرمائیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے، اور سات شعروں کو بالکل نکال دیا ہے (جو ام زرعے والے قصیدہ کے تھے) جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو، وہ مہربانی فرما کر اس میں سے ص ۳۷ و ص ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگوا کر اپنی کتاب میں لگا لیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں، وہ فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علی اہل الاسلام

(مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری ص ۳۹۳، ۳۹۴)

اہل انصاف پر مکمل حقیقت واضح ہو چکی۔ مزید تفصیل ان شاء اللہ عزوجل پھر کسی مقام پر ہو گی لیکن مزید اطمینان قلب اور دفاعِ وساوسِ شیطانیہ کے لئے فتاویٰ مظہریہ کے مذکورہ صفحات یا پھر فیصلہ مقدسہ کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ عزوجل ہمیں حق کا ساتھ دینے، حق پر استقامت اور حق پر ایمان و عافیت کے ساتھ موت نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

احمد رضا قادری رضوی

nusratulhaq92@gmail.com